وفیات الاعیان

۲۷ - ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب علامہ عبدالعزیز میمنی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ ان کے سانحہ ارتحال کو علمی حلقوں میں شدت سے محسوس کیا جائے گا ۔ وہ عربی زبان و ادب کے بے مثال عالم تھے ۔ یہ حقیقت ہے کہ اس پائے کے لوگ بہت کم پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کی وفات سے جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ اب مشکل ہی سے پر ہوگی ۔ یہ صورت حال خوش آئند نہیں کہ ہمارے وہ علوم و فنون جن پر ہمارے ملی بقا کا انحصار ہے ان کے مشاہیر اٹھتے جاتے ہیں اور ان علوم و فنون میں برابر کے تو کیا کمتر درجہ کے لوگ بھی پیدا نہیں ہو رہے ہیں ۔

علامہ عبدالعزیز میمنی ۱۸۸۸ء میں ہندوستان کے ایک مقام گونڈل میں پیدا ہوئے ۔ گھر پر قرآن مجید کی تعلیم کے بعد اردو فارسی کی ابتدائی تعلیم جونا گڑھ میں حاصل کی ۔ بعد ازاں ۱۹۰۱ء میں انہیں دھلی بھیج دیا گیا جہاں اردو فارسی اور عربی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ۔ ۱۹۰۹ء تک دھلی میں مقیم رہے ۔ اس کے بعد ایک سال امروھہ میں گزارا ۔ امروھہ سے رام پور آگئے ، تین سال وھاں مقیم رہے اور تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا ۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۳ء کا زمانہ بسلسلہ تعلیم رام پور میں گزارا ۔ اسی زمانے میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے فارسی اور عربی میں فاضل کے امتحانات پاس کئے ۔ ۱۹۱۳ء میں وہ ایڈورڈ کالج پشاور

میں فارسی اور عربی کے استاد مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۵ء تک وہ اورینٹل کالج لاہور سے منسلک رہے۔ ۱۴ نومبر ۱۹۲۵ء سے آپ کی خدمات علی گڑھ یونیورسٹی نے حاصل کر لیں۔ مسلسل ۲۵ سال تک یہ خدمت انجام دینے کے بعد یکم اپریل ۱۹۵۰ء کو اکسٹھ (۶۱) سال کی عمر میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پنشن لی۔ علمی اعتبار سے علی گڑھ کا قیام ان کی زندگی کا سنہری زمانہ ہے۔ ۴۲ کے قریب تصانیف اسی زمانے کی یادگار ہیں جن میں سے بیشتر عرب ممالک میں چھپیں اور مقبول ہوئیں۔ ۱۹۵۴ء میں وہ ہندوستان سے نقل مکانی کر کے پاکستان آگئے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو انہیں ادارہ تحقیقات اسلامی کے ابتدائی کام کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ادارے کی شاندار لائبریری کی بنیاد علامہ ہی کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس کے لئے ہندوستان کے اہم شہروں اور بلاد اسلامیہ کا دو بار دورہ کیا اور نادر کتابیں جمع کرکے لائے۔ ادارے کے ساتھ ان کا تعلق زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا۔ ۱۹۵۶ء میں وہ کراچی یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوگئے۔ یہ سلسلہ ۱۹۵۹ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۶ء تک دو سال پنجاب یونیورسٹی میں گزارے۔ ۱۹۶۶ء میں عربی زبان و ادب میں آپ کی گرانقدر خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان کی جانب سے آپ کو پرائڈ آف پرفارمینس دیا گیا۔ آپ عربی زبان و ادب کے جید عالم اور بہت بڑے نقاد تھے۔ آپ کی تصانیف کو عرب ممالک میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے ہندوستان اور پاکستان میں ایسے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد پیچھے چھوڑی ہے جن کے ذریعہ عربی کی تعلیم و ترویج کا کام جاری رہے گا۔ (مدیر)